پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ اینڈ ٹرانسپیرینسی

مانیٹر

دسمبر 2015

اپنے حقِ حصولِ معلومات کو جاننا

اس شمارے میں

۱۔ وفاقی حکومت‘ حقِ حصولِ معلومات کے مسودہ قانون کو منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کرنے کے حالیہ وعدے کو پورا نہ کر سکی

۲۔ حاضری کے ریکارڈ کی فراہمی کے بعد ارکان قومی اسمبلی کی حاضری میں خاص بہتری دیکھنے میں نہیں آ رہی

۳۔ آیا سندھ‘ حق حصول معلومات کے مسودہ قانون کے بارے میں محض لاف زنی کر رہا ہے؟

۴۔ گورنر ہاؤس پنجاب ابھی تک انفارمیشن کمیشن کے احکامات کی تعمیل نہیں کر رہا ہے

۵۔ حق حصول معلومات کمیشن نے خیبر پختونخواہ پولیس کو جرمانہ کر دی لیکن جرمانے کی وصولی کا نظام موجود نہ ہے

حقِ حصولِ معلومات کی علاقائی اور بین الاقوامی خبریں

٦۔ سری لنکا کا حق حصول معلومات کا پہلا مسودہ قانون جلد گزٹ میں شائع ہو جائے گا

وفاقی حکومت، حقِ حصولِ معلومات کے مسودہ قانون کو منظوری کے لئے پارلیمنٹ میں پیش کرنے کے حالیہ وعدے کو وفا نہ کر سکی

جب وزیراعظم کے معاون خصوصی برائے پارلیمانی امور، بیرسٹر ظفر اللہ خان نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وفاقی حکومت، عالمی معیار کا حق حصول معلومات کا مسودہ قانون پارلیمان کے اگلے اجلاس میں پیش کرے گی، اس کے بعد سے قومی اسمبلی کے دو اور سینیٹ کا ایک اجلاس ہو چکا ہے۔

19۔نومبر 2015 کو ایک سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے بیرسٹر ظفر اللہ نے کہا تھا کہ مسودہ قانون، وفاقی کابینہ کی منظوری کا منتظر ہے جس کے بعد اسے بطور سرکاری مسودہ قانون، پالیمان میں پیش کر دیا جائے گا۔

تاہم، 16۔ستمبر 2015 کے بعد سے وفاقی سطح پر کابینہ کا کوئی اجلاس منعقد نہ ہوا ہے۔ درحقیقت، جیسا کہ اس جائزے کے ستمبر کے شمارے میں تحریر کیا گیا تھا کہ 2۔جنوری 2015، جب سینیٹ کی مجلسِ قائمہ برائے اطلاعات، نشرواشاعت اور قومی ورثہ نے مسودہ قانون کو حتمی شکل دی تھی، کے بعد سے کابینہ کے 12 اجلاس ہو چکے تھے۔ وزیراعظم آفس کی جاری کردہ ایک پریس ریلیز کے مطابق اس مسودہ قانون کو کابینہ کے اجلاس مورخہ 24۔اگست 2015 کے ایجنڈے میں شامل بھی کیا گیا تھا۔ تاہم، اس اجلاس میں یا 20۔جنوری سے 16۔ستمبر 2015 کے دوران ہونے والے کابینہ کے 11 دوسرے اجلاسوں میں بھی مسودہ قانون پر غور نہ ہو سکا۔

بدقسمتی سے بیرسٹر ظفر اللہ وفاقی حکومت کے واحد نمائندہ نہیں، جنہوں نے حق حصولِ معلومات کے مسودہ قانون کی جلد منظوری کے بارے میں عوامی یقین دہانی کرائی ہو، 26۔اکتوبر 2015 کو وفاقی وزیر برائے اطلاعات، نشرواشاعت اور قومی ورثہ سینیٹر پرویز رشید نے بھی وعدہ کیا تھا کہ مسودہ قانون کو پارلیمان کے اگلے اجلاس میں پیش کر دیا جائے گا۔

جب سے موجودہ حکومت برسراقتدار آئی ہے اس نے متعدد بار عوام کے حق معلومات کو یقینی بنانے کے مستحکم عزم کا اظہار کیا ہے۔ بے شمار عوامی وعدوں کے ساتھ ساتھ، حکومت مسودہ سازی کی سطح پر عالمی معیار کے حق حصول معلومات کے مسودہ قانون کو بطور سرکاری مسودہ قانون پارلیمان میں پیش کرنے پر رضامندی کا اظہار بھی کرتی رہی ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ یا تو اس عزم کو عملی جامہ پہنائے یا پھر رائے عامہ کھونے کا خطرہ مول لے جو اب تک اس کے حق میں نظر آتی ہے۔

حاضری کے ریکارڈ کی فراہمی کے بعد ارکان قومی اسمبلی کی حاضری میں خاص بہتری دیکھنے میں نہیں آ رہی

جولائی 2015 میں صدر پاکستان جناب ممنون حسین نے ارکان کی حاضری کے ریکارڈ سے متعلق آزادی معلومات کی پلڈاٹ کی درخواست کو جائز قرار دیا۔ اس تاریخی فیصلے کے نتیجے میں قومی اسمبلی سیکرٹریٹ نے ارکان قومی اسمبلی کا ریکارڈ اسمبلی کی سرکاری ویب سائٹ پر باقاعدگی سے دینا شروع کر دیا۔ اس وقت اسمبلی کی ویب سائٹ پر قومی اسمبلی کے 23 ویں اجلاس سے 27 ویں اجلاس (5۔جون تا 18۔دسمبر 2015) تک ارکان قومی اسمبلی کی حاضری کا ریکارڈ موجود ہے۔

جب قومی اسمبلی کے ارکان کی حاضری کا ریکارڈ آن لائن دیا جانا شروع ہوا تو سول سوسائٹی اور میڈیا کے نمائندے پر امید تھے کہ اس طرح اسمبلی میں حاضری کی مجموعی شرح میں خاصی بہتری آئے گی۔ تاہم' ارکان اسمبلی کی فراہمی کے جولائی کے صدارتی حکم کے بعد منعقد ہونے والے گزشتہ تین اجلاسوں (یعنی 24ویں' 25ویں اور 26ویں اجلاس) میں ارکان قومی اسمبلی کی حاضری میں کوئی خاص بہتری نظر نہیں آتی۔

قومی اسمبلی کے 24ویں اجلاس میں حاضری کی اوسط شرح 59 فیصد' 25ویں اجلاس میں 69 فیصد اور 26ویں اجلاس میں 47 فیصد رہی۔ ان تینوں اجلاسوں کی کل 24 نشستوں میں ارکان اسمبلی کی حاضری کی اوسط شرح 60 فیصد رہی۔ اس طرح' معلوم یہ ہوتا ہے کہ ارکان اسمبلی کی حاضری میں زیادہ مثبت رجحان دیکھنے میں نہیں آیا۔ تاہم' قومی اسمبلی کے آنے والے اجلاسوں میں حاضری کا جائزہ لیا جانا درکار ہے تاکہ یہ تعین کیا جا سکے کہ حاضری کے رجحان میں مثبت تبدیلی آئی ہے یا منفی۔ حتمی اعداد وشمار نہ ہونے کے باوجود' شہریوں کو قومی اسمبلی میں بہتر مجموعی حاضری کیلئے اپنی توقعات کے حوالے سے آواز بلند کرتے رہنا چاہئے۔

آیا سندھ' حق حصول معلومات کے مسودہ قانون کے بارے میں محض لاف زنی کر رہا ہے؟

حکومتِ سندھ اپنے اس دعویٰ کے باوجود کہ وہ آزادی معلومات کے اپنے فرسودہ قانون کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے میں دلچسپی رکھتی ہے' اس نے ابھی تک حقِ حصولِ معلومات کے نئے مسودہ قانون کو اسمبلی میں پیش نہیں کیا اور نہ رائے عامہ کی غرض سے اس کی نقل کو مشتہر ہی کیا ہے۔ اگست 2015 میں پلڈاٹ سے وزیر اطلاعات سندھ جناب نثار احمد کھوڑو کی ہونے والی ملاقات کے بعد سے صورتحال میں کوئی خاص پیش رفت نہ ہو سکی ہے؛ اس ملاقات میں پلڈاٹ کے صدر جناب احمد بلال محبوب کو بتایا گیا تھا کہ حق حصول معلومات کا نیا قانون' سندھ کابینہ کے زیرِ غور ہے اور اسے جلد اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب نثار کھوڑو نے 5 نومبر کو میڈیا کے نمائندوں اور ارکان سندھ اسمبلی کیلئے پلڈاٹ کے منعقدہ بریفنگ سیشن میں اس موقف کا اعادہ کیا۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ سندھ کا حقِ حصولِ معلومات کا مجوزہ قانون' خیبر پختونخواہ اور پنجاب میں نافذ العمل حقِ حصولِ معلومات کے قوانین سے زیادہ ترقی پسند ہوگا۔

ان دعووں کے باوجود' حکومتِ سندھ نے اپنے موجودہ آزادی معلومات کے قانون پر مناسب عملدرآمد کو یقینی بنانے کیلئے کوئی خاص اقدامات نہ کئے ہیں۔ سندھ' وفاق کی واحد انتظامی اکائی ہے جس نے ابھی تک عملدرآمد کے قواعد اور گوشوارہ لاگت مشتہر نہیں کیا ہے' اس لئے 9 سال قبل منظور ہونے والے صوبے کے آزادی معلومات کے قانون پر عملدرآمد میں رکاوٹ کا سامنا ہے۔

سندھ حکومت کا اپنا ماننا ہے کہ صوبے میں ابھی آزادی معلومات کے قانون پر عملدرآمد شروع ہونا باقی ہے۔ حق حصول معلومات / آزادی معلومات پر مختلف انتظامی اکائیوں میں عملدرآمد کی صورتحال پر تقابلی سکور کارڈ' جس میں سندھ مجموعی رینکنگ میں آخری نمبر پر رہا' کی تیاری کے وقت سندھ حکومت کے محکمہ اطلاعات اور آرکائیوز کی جانب سے پلڈاٹ کو آگاہ کیا گیا تھا کہ ''قانون کی منظوری سے اب تک سول سوسائٹی اور دیگر سٹیک ہولڈرز کی جانب سے عدم پذیرائی'' کی وجہ سے قانون پر عملدرآمد نہ ہو سکا تھا۔

سندھ کے فرسودہ آزادی معلومات کے موجودہ قانون پر عملدرآمد نہ ہونے کی اس وضاحت کے باوجود' حکومتِ سندھ نے حقِ حصولِ معلومات کے نئے مجوزہ قانون کو ابھی تک اسمبلی میں پیش نہیں کیا ہے جس کا سول سوسائٹی بھی کچھ عرصے سے مطالبہ کر رہی ہے۔

گورنر ہاؤس' پنجاب ابھی تک انفارمیشن کمیشن کے احکامات کی تعمیل نہیں کر رہا ہے

پنجاب انفارمیشن کمیشن کی جانب سے گورنر ہاؤس کو اخراجات کے ریکارڈ کی فراہمی سے متعلق آخری حکم کو جاری ہوئے 75 یوم سے زیادہ گزر چکے ہیں۔

پنجاب انفارمیشن کمیشن نے 14۔ اکتوبر 2015 کو گورنر ہاؤس کے ڈپٹی سیکرٹری' جناب طارق شہزاد کے موقف کو مسترد کرتے ہوئے اخراجات سے متعلق ریکارڈ کی فراہمی کا آخری حکم جاری کیا تھا۔ تاہم' ایسا پہلی بار نہیں ہوا کیونکہ اس معاملے کی ایک طویل تاریخ ہے جو ستمبر 2014 سے شروع ہوتی ہے۔

ایک صحافی' جناب وسیم عباس نے 18۔ ستمبر 2014 کو گورنر ہاؤس سیکرٹریٹ میں معلومات کے حصول کیلئے ایک ابتدائی درخواست جمع کروائی اور انہیں مطلوبہ معلومات کی فراہمی سے انکار کر دیا گیا۔ پھر جناب عباسی نے پنجاب انفارمیشن کمیشن کے پاس شکائت دائر کی جس میں مذکورہ ڈپٹی سیکرٹری کو مدعا علیہ بنایا گیا۔ کمیشن نے اپنے حکم مورخہ 12 فروری 2015 کے ذریعے اس شکائت کو درست قرار دیا۔

جب اس حکم کی تعمیل نہ ہوئی تو کمیشن نے 3 مارچ 2015 کو ڈپٹی سیکرٹری کو نوٹس اظہارِ وجوہ جاری کیا۔

15 اپریل 2015 کو کمیشن نے اپنے 3 مارچ کے نوٹس اظہارِ وجوہ کے جواب میں آنے والے سیکرٹری برائے گورنر کے اعتراضات کو متفقہ طور پر مسترد کر دیا اور ایک بار پھر مطلوبہ معلومات کی فراہمی کا حکم جاری کیا۔ یہ دیکھنا باقی ہے کہ آیا گورنر ہاؤس، کمیشن کی جانب سے معلومات کی فراہمی کے اس آخری حکم کی تعمیل کرتا ہے یا نہیں۔ تاہم جب تک گورنر ہاؤس یہ معلومات فراہم کرنے میں تامل سے کام لے رہا ہے، دوسرے سرکاری محکمے بھی پنجاب انفارمیشن کمیشن کے احکامات کو اہمیت نہیں دیں گے۔

حقِ حصول معلومات کمیشن نے خیبر پختونخواہ پولیس کو جرمانہ کر دیا لیکن جرمانے کی وصولی کا نظام موجود نہ ہے

14 اور 15 دسمبر کو اپنے دو احکامات کے ذریعے خیبر پختونخواہ کے حقِ حصولِ معلومات کمیشن نے خیبر پختونخواہ محکمہ پولیس کے پبلک انفارمیشن افسر جناب قاضی ساجد الدین کو مجموعی طور پر 50,000 روپے جرمانہ عائد کیا ہے۔

یہ جرمانے دو مختلف شکایات کی سماعت کی کارروائیوں کی بنیاد پر عائد کئے گئے۔ محکمہ پولیس کے دو ملازمین نے خیبر پختونخواہ حقِ حصولِ معلومات کے قانون 2013 کے تحت ان علیحدہ علیحدہ محکمانہ انکوائری کی رپورٹوں کی نقول طلب کی تھیں جن میں سنٹرل پولیس آفس، پشاور اور ڈسٹرکٹ پولیس آفس، کرک کی جانب سے ان کا نام شامل کیا گیا تھا۔ تاہم، خیبر پختونخواہ پولیس کے مقرر کردہ پبلک انفارمیشن افسر، 10 ایام کار کے مقررہ عرصہ کے اندر مطلوبہ رپورٹیں فراہم کرنے میں ناکام رہے۔

کمیشن نے ان دونوں معاملات کے بارے میں بالترتیب 16 ستمبر اور 23 ستمبر کو پبلک انفارمیشن افسر کو علیحدہ خطوط ارسال کئے۔ ان خطوط کا جواب نہ دینے پر کمیشن نے پبلک انفارمیشن افسر کو نوٹس اظہارِ وجوہ جاری کیا۔ ان نوٹس ہائے اظہارِ وجوہ کا جواب بھی نہ دینے پر پبلک انفارمیشن افسر کو دونوں معاملات میں 25000 روپے جرمانہ عائد کیا گیا۔ یہ وہ زیادہ سے زیادہ جرمانہ ہے جو خیبر پختونخواہ کے حقِ حصول معلومات کے قانون کے تحت، کمیشن کے احکامات کی عدم تعمیل پر عائد کیا جا سکتا ہے۔

یہ بات بہتر طور قابل ستائش ہے کہ کمیشن نے قانون پر من وعن عملدرآمد کا انتخاب کیا ہے۔ تاہم، بدقسمتی سے، کمیشن کے پاس ایسے جرمانے کی وصولی کا کوئی نظام موجود نہیں ہے جیسا کہ خیبر پختونخواہ حقِ حصول معلومات کمیشن کے سیکرٹری جناب مشتاق احمد غنی نے خود اعتراف کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اگرچہ کمیشن کو قائم ہوئے دو سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے، تاہم اس نے ابھی تک اپنے قواعد کار وضع نہ کئے ہیں۔

خیبر پختونخواہ حق حصول معلومات کمیشن کے قواعد نہ ہونا ایسا معاملہ ہے جس کو جلد حل کیا جانا ضروری ہے۔ ان قواعد کے بغیر کمیشن کے عائد کردہ جرمانوں کو سرکاری طور پر وصول نہیں کیا جا سکتا۔ اس طرح اس سزا کے ذریعے حکم عدولی کے اقدامات کو روکنے کا عمل مشکل ہو جائے گا۔ جب تک قواعد وضع نہیں ہو جاتے، کمیشن کو جرمانوں کی وصولی کا عارضی انصرام طے کرنا چاہئے یا پھر اسے شکایات پر اپنے فیصلوں کے ذریعے قانون پر عملدرآمد کے اپنے اچھے کام کے ضائع ہونے کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔

حقِ حصولِ معلومات کی علاقائی اور بین الاقوامی خبریں

سری لنکا کا حقِ حصولِ معلومات کا پہلا مسودہ قانون جلد گزٹ میں شائع ہو جائے گا

دسمبر کے اوائل میں سری لنکا کی کابینہ نے معلومات تک رسائی کے حق کے مسودہ قانون کی منظوری دی اور اس طرح سرکاری اداروں کے پاس دستیاب معلومات تک رسائی کے شہریوں کے حق کی ضمانت دینے والا جنوبی ایشیاء کا ایک اور ملک بن گیا۔

حق حصول معلومات کے قانون کی منظوری کے لئے سری لنکا میں 2004 سے اس وقت سے کاوشیں جاری تھیں جب یونائٹڈ نیشنل پارٹی کی حکومت نے مسودہ قانون پارلیمان میں پیش کیا تھا۔ بدقسمتی سے، اُس سال کے اواخر میں پارلیمان کی تحلیل کی وجہ سے مسودہ قانون منظور نہ ہو سکا تھا۔

دس سال قبل پہلی دفعہ متعارف کرائے جانے کے بعد، حق حصول معلومات کے قانون کی منظوری کے اپنے عزم پر قائم رہنے پر سری لنکا کی نئی یونائٹڈ نیشنل پارٹی حکومت کی ستائش کی جانی چاہئے۔

اظہار تشکر اور اظہار برأت

''اپنے حق حصول معلومات کو جاننا'' کا مانیٹر پلڈاٹ نے وفاقی اور صوبائی سطح (سندھ اور پنجاب) پر زیادہ موثر حق حصول معلومات منصوبہ کے تحت شائع کیا ہے جس کیلئے اسے Enhanced Democratic Accountability and Civic Engagement Project کے تحت Development Alternatives Inc. کی مالی معاونت حاصل رہی۔ ضروری نہیں اس بریف میں پیش کی گئی آراء اور تجزیہ Development Alternative Inc. کی آراء کی عکاسی کرتے ہوں۔